مرتب مولانا سید یوسف شاہ حقانی

فتح طالبان دارالعلوم حقانیہ میں تقریب تشکر
مولانا سمیع الحق، جنرل حمید گل اور اعجاز الحق کی تقاریر

مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۹۷ء کو دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث (ایوان شریعت) میں فتح افغانستان کے حوالے سے فوری طور پر بغیر کسی تیاری کے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے "یوم تشکر" کے طور پر ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ جس میں افغان جہاد کے ہیرو جناب (ر) جنرل حمید گل صاحب، پاکستان مسلم لیگ کے نائب صدر جناب اعجاز الحق صاحب (ایم۔ این۔ اے) اور حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب نے خطاب کیا۔ روداد تقریب نذر قائین ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ، میرے انتہائی واجب الاحترام معزز مہمانان گرامی مجاہد افغانستان جنرل حمید گل صاحب اور شہید افغانستان شہید اسلام جنرل ضیاء الحق کے فرزند رشید جناب اعجازالحق صاحب، جناب عرفان صدیق اور میرے معزز صحافی ساتھیوں، اساتذہ کرام اور عزیز طالب علم بھائیو! یہ کوئی باضابطہ پروگرام نہیں تھا، اچانک اس مجلس کا انعقاد ہوا ہے۔ کل ظہر کے بعد جو انعام اللہ نے فرمایا وہ افغانستان کا ایک اہم اور حساس علاقہ شمالی افغانستان کا مرکز مزار شریف اور دیگر علاقے مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ اور اس ساری جہاد کی دوران جو انتہائی شرمناک خبیث ترین کردار کمیونسٹوں کا پروردہ رشید دوستم تھا جس کا نام تاریخ میں شرم سے لکھا جائے گا۔ جنرل رشید دوستم کو اللہ نے خائب وخاسر کرکے ملک سے نکال دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ۱۴، ۱۵ سال سے جو طویل جہاد اور جدوجہد شروع ہے۔ کل اسکا انتہائی عظیم الشان حسن خاتمہ ہوا۔ کمیونسٹوں کے عزائم خاک میں مل گئے۔ اور جو جہاد ابتک انتہائی خطرات میں تھا۔ اس ساری جنگ اور تحریک طالبان کو بھی لوگ خدشات کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ کہ پتہ نہیں اس کا کیا انجام ہوگا اور خیال تھا کہ شاید یہ دشمنوں کی سازش ہے کہ افغانستان علاقائی یا لسانی بنیادوں پر تقسیم ہوجائے ہمیں بھی آخر تک خطرہ تھا کہ یا اللہ کہیں ایسا نہ ہو، کہ دشمن ہمارے اندر اختلافات پیدا کرے اور کہیں فارسی پشتو کے مسئلہ نہ اٹھائیں۔ تاجکستان اور یہ علاقے فارسی گو ہیں۔ یہ سارے خطرات آخر تک تھے۔ کچھ لوگوں نے اسے اچھالا بھی کہ طالبان تنظیم صرف پٹھانوں کی نمائندہ ہے۔ طالبان چیخ چیخ

کرکہہ رہے تھے کہ بھائی ہمارا کسی گروہ سے کسی لسانی علاقے سے تعلق نہیں ہے ۔ مگر ہمیں تو پتہ تھا کہ طالبان کی تحریک میں پشتو بولنے والوں سے زیادہ ازبک زبان تاجک زبان فارسی بولنے والے تھے ۔ لیکن دشمن چاہتا تھا کہ افغانستان تقسیم ہو ۔ اللہ تعالیٰ نے کل کی فتح کے بعد وہ سارے منصوبے ، ساری سازشیں اور سارے عزائم بھی ناکام کردیے ۔ الحمدللہ اب افغانستان ایک مٹھی ہے اور جسد واحد بن کر اسلام کے لئے مضبوط قلعہ انشاء اللہ ثابت ہوگا ۔ یہ اتنی بڑی خوشی کا موقع ہے کہ آج پورے عالم اسلام کو جشن منانا چاہیئے تھا ۔ کہ اس عظیم الشان جہاد کو جو تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا تھا ، اس کو اللہ نے پھر بچادیا ۔ اسکے نتائج اللہ تعالیٰ نے پھر ظاہر کردیئے ۔ پورے عالم اسلام کو یوم تشکر منانا چاہیے ۔ یہ حقیقت میں روس کا سقوط ہے اور وہ سازشوں کی وجہ سے خطرات میں تھا ۔ اللہ نے کل اسکو تکمیل تک پہنچادیا ۔ آج طالبان کی یہ فتح مجاہدین کی جتنے بھی گروہ تھے ان سب کی فتح ہے ۔ جن لیڈروں نے چودہ پندرہ سال جدوجہد کی تھی اور بدقسمتی سے آپس کے اختلافات کی وجہ سے فسادات میں لگ گئے آج میں انکو بھی کہتا ہوں کہ انھیں سوچنا ہے کہ ان طالبان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان سب کی وہ تمام اور عظیم قربانیاں بچالیں ۔ یہ ربانی حکمت یار یا مجددی گیلانی اور مسعود احمد شاہ اور محمد نبی ، محمدی مولانا یونس خالص استاذ سیاف اور جلال الدین حقانی گویا سب کے خوش ہونے کا موقع ہے ۔ کہ جو کام ان سے نہیں ہوسکا ۔ اللہ نے ان کے بچوں سے جومدرسوں کے طالب علم تھے ، جنہیں طالبان کہا جاتا ہے ۔ یورپ اور دیگر ممالک سے اکثر صحافی ہمارے ہاں آتے رہتے ہیں ۔ گذشتہ پانچ مہینوں سے دارالعلوم حقانیہ میں انہوں نے کئی انٹرویوریکارڈ کیئے اور دارالعلوم کی ایک ایک اینٹ کی فلم ان لوگوں نے بنائی ہے ۔ ان لوگوں نے تو یہ پروپیگنڈہ کیا تھا کہ طالبان کوئی غیر انسانی مخلوق ہیں ۔ کوئی جنگلی گروہ ہے ۔ خود مجھ سے بہت سے یورپین صحافیوں نے پوچھا کہ ان کا ماں باپ بھی ہوتا ہے ۔ ان کی فیملی اور خاندان بھی ہوتا ہے ۔ یہاں ان کاتونام بھی عبدالرحمان وغیرہ ہے ۔ انہوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا کہ اچھا ان نام بھی ہیں ہوتے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں تو یورپ میں مشہور ہے کہ یہ جنگل سے آجاتے ہیں حملہ کرتے ہیں ۔ نہ ان کا گھر ہوتا ہے نہ ان کی فیملی ہوتی ہے ، اور یہاں جو عبداللہ اور عبدالرحمن جو انہوں نے سنا تو حیرت میں رہ گئے کہ ان کا نام بھی ہے ۔ ظالموں نے کتنا غلیظ پروپیگنڈہ کیا گیا ہے ۔ کہ طالبان کے لفظ کو گالی بنا دیا ہے ۔ میں نے کہا ظالموں یہ سٹوڈنٹ ہیں ۔ ہم پشتو میں جمع کے لئے طالبان کہتے ہیں ۔ جیسے ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالبعلم ہے ۔ دارالعلوموں کے طلباء اور سٹوڈنٹ ہے ۔ اور جب ملک بالکل کسی تباہی کے دہانے پر پہنچتا تھے